تاریخ: ___/___/___

اسلامی نظام میں تجارت کے اصول۔

جتنے انبیاء اکرام اس دنیا میں تشریف لائے سب نے سب حلال کیا۔ کسی نے مزدوری کی، کسی نے بڑھئی کا کام کیا، کسی نے بکریاں چرائیں لیکن حضورؐ نے بکریاں بھی چرائیں آپ نے تجارت بھی کی۔ حضرت خدیجہ کا سامان تجارت لے کر دو مرتبہ ملک شام کا سفر کیا۔ لہذا سب حلال کے مختلف طریقوں میں آپؐ کا اسوہ موجود ہے

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا

رزق حلال کو طلب کرنا فرض ہے فرض کے بعد

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"جب نماز تمام ہوجائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور روزی تلاش کرو"

تفسیر ابن کثیر میں ہے: عراک بن مالک جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہوجاتے تو مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر فرماتے

ترجمہ: "اے اللہ میں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا، نماز پڑھی اور زمین پر پھیل گیا جیسا کہ تو نے حکم دیا۔ لہذا آپ ہمیں رزق عطا فرما اور تو بہترین عطا کرنے والا ہے"

اسلام عالمگیری دین ہے جو ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا۔ اسلام ہمیں حلال معاش حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسی لیے اسلام میں تجارت کرنے کے بارے میں بھی حکم۔ سابقہ میں اسلام نے ہمیں تجارت کے اصول

تاریخ: ___/___/___

بھی بتائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جب بھی تجارت کرنی ہے باہمی رضامندی کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہ ہو"

اسلام ظلم کے خلاف ہے۔ اسلام برابری کا دین ہے اس لیے اسلام میں ہمیں باہمی رضامندی سے تجارت کا حکم دیتا ہے نہ کہ کسی کا استحصال کرنے کا اسلام صرف حلال طریقوں سے تجارت کا حکم دیتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اے لوگوں! اللہ پاک ہے اور پاک اور حلال چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس چیز کا تمام رسولوں کو حکم دیا ہے چنانچہ فرمایا۔ "اے رسولو! پاک اور حلال میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ نے فرمایا "اے مومنو! پاک رزق میں سے کھاؤ، جو ہم نے تم کو عطا کیا ہے"

اسلام ہمیں تجارت میں دھوکہ نہ دینے کا حکم دیتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو تجارت میں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں

رسول اللہ نے تجارت کے سلسلے میں شام کے دو سفر کیے، جن میں آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ کا سامان تجارت لے کر شام تشریف لے گئے۔ لہٰذا کوئی آدمی اس نیت سے

تاریخ: ___/___/___

تجارت کرے کہ میں حضورؐ کی اتباع میں تجارت کر رہا ہوں

تو یہ دین کا حصہ بن جائے گا۔ اور تجارت عبادت

ہے اگر دو نیت سے کی جائے (۱) اس کی آمدنی سے بیوی بچے

وغیرہ کے حقوق کو ادا کروں (۲) اور اس کے ذریعے ضرورت مندوں

تک ضرورت کی اشیا پہنچاؤں گا۔ قرآن و حدیث میں

تجارت کی فضیلت آئی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "اے ایمان والو! ایک دوسرے کے

مال کو آپس میں ناحق مت کھاؤ، مگر یہ کہ تجارت ہو آپس کی

خوشی اور رضامندی سے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ تجارت کو لازم پکڑو، اس لیے کہ

اس میں رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے ہیں"۔

(۶) اسلام میں ذخیرہ اندوزی کرنے سے منع کیا ہے۔

اسلام میں اس بات کی بھی مخالفت ہے کہ ضروریات

زندگی کو روک رکھا جائے تاکہ ان کی قیمتیں بڑھ جائیں

اور اس طرح سے منافع میں اضافہ ہو۔ ذخیرہ

اندوزی کو اسلام نے سختی سے منع کیا ہے اور ایسا

والے پر رسول اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

(۷) جوا اور سٹہ وغیرہ کی مخالفت: اسلام نے تجارت کی وہ تمام

تاریخ: __/__/__

شکلیں بھی بند کر دی ہیں جن میں کسی دوسرے سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہو، یا جن میں مناسب محنت کیے بغیر دولت ہاتھ آ رہی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سٹہ، لاٹری اور جوئے کی ساری صورتیں اسلام میں ممنوع ہیں۔

③ **جائز اور مباح کی تجارت:-** اسلام صرف اُن اشیاء کی تجارت کرنے کا حکم دیتا ہے جو جائز یا مباح ہو۔ وہ تمام اشیاء جن کا استعمال گناہ کی تعریف میں آتا ہے یعنی شراب، بت، خنزیر وغیرہ ان کی تجارت اسلام میں ممنوع ہے

④ **فضول خرچی کی ممانعت**

طلبِ حلال کے ساتھ ساتھ
اسلام انسان کو جائز ضرورتوں پر دولت خرچ کرنے کی ترغیب بھی دیتا ہے، لیکن فضول خرچی سے روکتا ہے اس وجہ سے دولت کا بے جا استعمال اور اس کا ضائع ہونا رک جاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو"

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

"جو جائز ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں

تاریخ: ___/___/___

کام کرتا ہے اور محض آن بان دکھانے کے لیے دولت کماتا ہے وہ شیطان کی راہ میں کام کرتا ہے۔"

(5) ارتکاز دولت کی مخالفت

اسلام نے دولت کے ارتکاز کو بھی

بھی پسند نہیں کیا ہے اور اس بات کا انتظام کیا ہے کہ مختلف معاشرتی اداراتی قانونی اور اخلاقی تدابیر سے دولت کی تقسیم زیادہ سے زیادہ منصفانہ ہو اور دولت پورے معاشرہ میں گردش کرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:- "ایسا نہ ہو کہ یہ (مال و دولت) تمہارے دولت مندوں ہی میں گردش کرتا رہے"

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ:-

"اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ایسا مال ان لوگوں میں تقسیم کرو جن کا حق مقرر کیا گیا ہے"

(6) حرمت سود:-

اسلام کے بنیادی معاشی اصولوں میں سے ایک سود کو حرام قرار دینا ہے جو معاشی ظلم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

اسلام نے سود کو ہر شکل میں حرام قرار دیا ہے۔ سود خواہ صرف ذاتی قرضوں پر لیا جائے یا تجارتی اور پیداواری قرضوں پر حرام ہے اس کے لینے کو خدا اور اس کے رسول کے خلاف جنگ قرار

دیا ہے

قرآن پاک میں ہے

ترجمہ :- "اے ایمان والو! سود در سود کئی کئی حصے بڑھا چڑھا کر نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "سود کھانے والے پر سودی لین دین کا معاہدہ لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور ان سب کو برابر قرار دیا ہے" (صحیح مسلم)

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ: وہ لوگ جو سود کے کام سے وابستہ ہیں وہ کبھی مستحکم نہیں ہوں گے۔

چونکہ سودی نظام معاشرہ میں ظلم کو پروان چڑھتا ہے اس میں ایک کا فائدہ ہوتا جبکہ دوسرے کا نقصان ہوتا دوسرا یہ کہ اس سے ایک طبقہ میں دولت ختم ہو جاتی ہے جبکہ دوسرے کی دولت مسلسل پھیلتی ہے